Allama Iqbal Open University AIOU Matric solved assignment No 2 Autumn 2024

Code 201 Islamiat

Q.1

ارکان اسلام سے کیا مراد ہے ان میں نماز کا کیا حکم ہے اور ان کی کیا اہمیت ہے؟

Ans:

ارکان اسلام سے مراد وہ پانچ بنیادی عبادات یا عمل ہیں جو ہر مسلمان پر فرض ہیں اور جو اسلام کے ستون سمجھے جاتے ہیں۔ یہ ارکان اسلام کے اصول و ضوابط کو مضبوط بنانے کے لیے اہم ہیں اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کی مذہبی ذمہ داری ہے۔ ارکان اسلام کا مقصد انسان کی روحانیت کو بڑھانا، اللہ کی رضا حاصل کرنا اور مسلمان معاشرتی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کریں۔

ارکان اسلام کی وضاحت:

1. **شہادت (توحید و رسالت پر ایمان):**
   - **شہادت** (کلمہ کا پڑھنا (اسلام کا پہلا رکن ہے۔ مسلمان اس بات کا ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں۔ یہ کلمہ ایمان کا اقرار ہوتا ہے جو ہر مسلمان اپنے دل سے مانتا ہے اور زبان سے کہتا ہے۔

studyvillas.com

- **اہمیت**: اس رکن کا مقصد انسان کو اللہ کی وحدانیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی طرف متوجہ کرنا ہے، جو اسلام کی بنیاد ہے۔

2. **نماز (صلوٰۃ)**:

- نماز اسلامی عبادات میں سب سے اہم ہے اور روزانہ پانچ بار فرض ہے۔ مسلمان صبح، دوپہر، شام، مغرب اور رات کو مخصوص اوقات میں نماز پڑھتے ہیں۔ نماز کی مختلف اقسام ہیں جن میں فرض، نفل، سنت اور وتر شامل ہیں۔
- **اہمیت**: نماز کا مقصد اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا، روحانیت میں اضافہ کرنا اور فرد کو نظم و ضبط سکھانا ہے۔ یہ عبادت مسلمان کو روزانہ اللہ کی یاد دلاتی ہے اور اس کی زندگی میں سکون پیدا کرتی ہے۔

3. **روزہ (صوم)**:

- رمضان کے مہینے میں مسلمان روزہ رکھتے ہیں، یعنی صبح سے لے کر شام تک کھانا، پینا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، اور دیگر غلط کاموں سے بچتے ہیں۔
- **اہمیت**: روزہ انسان کو صبر، خود کنٹرول اور اللہ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ یہ فقراء و مساکین کے ساتھ ہمدردی پیدا کرتا ہے اور انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار بناتا ہے۔

4. **زکوٰۃ (خود سے ضرورت مندوں کو مال دینا)**:

- زکوٰۃ ایک مخصوص رقم ہے جو مسلمان اپنی مال و دولت میں سے ہر سال غریبوں اور ضرورت مندوں کو دیتے ہیں، جو تقریباً 2.5% ہوتی ہے۔
- **اہمیت**: زکوٰۃ معاشرتی انصاف کی فراہمی اور غریبوں کی مدد کے لیے ہے۔ یہ مال کو پاک کرنے اور مسلمانوں کے درمیان اقتصادی توازن قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔

5. **حج**:

- حج اسلامی سال کے مخصوص مہینے (ذوالحجہ) میں مکہ مکرمہ جا کر مخصوص عبادات انجام دینے کا عمل ہے۔ یہ فرضیت ایک بار زندگی بھر اس مسلمان پر عائد ہوتی ہے جو اس سفر کے اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

studyillas.com

- **اہمیت** :حج انسان کی روحانیت میں عظمت کا ذریعہ ہے اور یہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم عبادت ہے جو اتحاد، مساوات اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مزید گہرا کرتی ہے۔

نماز کا حکم اور اہمیت:

نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے دوسرا اور سب سے اہم رکن ہے۔ نماز کو قرآن و حدیث میں بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ یہ نہ صرف ایک عبادت ہے بلکہ مسلمان کی روحانیت اور تعلق اللہ سے مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔

1. **نماز کا حکم:**
   - نماز فرض عبادت ہے اور اس کی فرضیت کا حکم قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے۔
   - قرآن میں اللہ نے فرمایا" :نماز قائم کرو، زکوۃ دو) "البقرہ :110(۔
   - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جو شخص نماز ترک کرے گا، وہ کفر کے قریب ہوگا۔) "صحیح مسلم(
2. **نماز کی اہمیت:**
   - **روحانی فوائد** :نماز انسان کے دل کو سکون اور روحانیت کی تازگی دیتی ہے۔ یہ انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے اور اس کی زندگی میں برکتیں لاتی ہے۔
   - **معاشرتی فوائد** :نماز مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتی ہے، خاص طور پر جمعہ کی نماز اور عید کی نمازیں مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام دیتی ہیں۔
   - **نفسیاتی فوائد** :نماز انسان کو صبر، نظم و ضبط اور خود کی اصلاح سکھاتی ہے۔ یہ انسان کو اپنی غلطیوں کی معافی کی درخواست کرنے کا موقع دیتی ہے اور اس کے دل میں نرمی اور سکون پیدا کرتی ہے۔
   - **دنیا و آخرت میں کامیابی** :نماز دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت میں جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

نتیجہ:

ارکان اسلام اسلام کی بنیاد ہیں اور ان پر عمل کر کے مسلمان اپنی زندگی کو بہتر اور اللہ کے قریب کر سکتے ہیں۔ نماز ان میں سے سب سے اہم رکن ہے کیونکہ یہ مسلمان کی روحانیت، اخلاقی طور پر بہتری، اور معاشرتی ترقی کے لیے اہم ہے۔

Q.2

تمیم میں کتنی چیزیں فرض ہیں تمیم کے لیے کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے تفصیلا تحریر کریں۔

Ans:

تمیم یا **غسل** ایک اہم عبادت ہے جو اسلام میں جسمانی صفائی کی ایک علامت اور روحانی پاکیزگی کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ فرض عبادتیں اور اس کے احکام قرآن اور حدیث سے واضح ہیں، جنہیں مسلمان اپنی عبادات کے درست ہونے کے لیے ادا کرتے ہیں۔ تمیم کے بارے میں بنیادی طور پر **غسل فرض** کے شرائط اور اس کی فرضیت کی وضاحت ضروری ہے۔

تمیم یا غسل کے بارے میں تفصیل:

غسل، یعنی تمیم کی حالت وہ حالت ہے جس میں کسی مسلمان پر جسمانی صفائی کے لیے خاص عبادات کی اجازت دینے کے لیے مخصوص طریقے سے جسم کو دھونا ضروری ہوتا ہے۔ یہ عمل مختلف حالات میں فرض ہوتا ہے جیسے جنسی تعلق کے بعد، حیض یا نفاس کے بعد، اور بعض دیگر عبادات کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ تمیم کے لیے خاص شرائط اور اصول ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے تاکہ غسل کی عبادت صحیح طریقے سے مکمل ہو۔

تمیم یا غسل میں فرض چیزیں:

تمیم کے لیے پانچ اہم چیزیں فرض کی جاتی ہیں جو کسی مسلمان کے غسل کے عمل کو مکمل کرتی ہیں:

studyvillas.com

1. **پوری جسم کا دھونا**: غسل کا بنیادی اور سب سے اہم فرض یہ ہے کہ پورے جسم کو پانی سے دھونا ضروری ہے۔ اس میں جسم کا کوئی بھی حصہ ایسا نہ ہو جو پانی سے خشک رہ جائے۔
    - مرد یا عورت کے جسم کے تمام حصے جیسے سر، ہاتھ، پاؤں، اور جسم کے اندرونی حصے بھی پانی سے صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
    - خاص طور پر وہ حصہ جو پانی کی پہنچ سے دور رہتا ہو جیسے ناخنوں کے نیچے یا بالوں کے درمیان، اس پر خاص توجہ دی جاتی ہے تاکہ وہ بھی صاف ہو۔
2. **نیت کا ہونا**: غسل کے عمل سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت کا مقصد یہ ہے کہ انسان یہ جان سکے کہ وہ جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ روحانیت کی صفائی کے لیے غسل کر رہا ہے۔
    - نیت دل سے کی جاتی ہے اور زبان سے کہہ کر بھی نیت کی جاتی ہے، جیسے کہ "میں غسل فرض کر رہا ہوں اللہ کے لیے"۔
3. **کامل جسمانی صفائی**: غسل کرتے وقت جسم کی ہر جگہ صاف ہونا ضروری ہے۔ پانی کا جسم پر ہر جگہ پہنچنا لازمی ہے تاکہ غسل مکمل طور پر فرض ادا ہو سکے۔
    - بالوں کے نیچے، ناخنوں کے درمیان اور جسم کے وہ حصے جو عام طور پر صاف نہیں ہوتے، ان میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔
4. **پاکیزگی کی حالت میں غسل کرنا**: غسل کرنے والے شخص کا جسم اور ذہن پاک ہونا ضروری ہے، یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں کسی بھی قسم کی ناپاکی کی حالت میں غسل کرنا ضروری ہے۔
    - اس میں جنسی تعلق کے بعد یا حیض)ماضی (یا نفاس کے دوران)بچوں کی پیدائش کے بعد خون کا اخراج (شامل ہے۔ یہ وہ حالات ہیں جن میں غسل فرض ہوتا ہے۔
5. **پانی کا استعمال**: غسل کے لیے پانی کا استعمال ضروری ہے، اور پانی کے بغیر غسل مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ بعض فقہاء کے مطابق غسل کے لیے پانی کی حالت بھی خاص ہونی چاہیے یعنی پانی پاک ہو۔

تمیم یا غسل کے لیے ضروری شرائط:

studyvillas.com

1. **ایمان**: غسل کے لیے ایمان کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ایمان کے بغیر عبادات قبول نہیں ہوتی۔ ایک مسلمان کا ایمان ہونا ضروری ہے کہ وہ غسل فرض کر رہا ہے تاکہ اس کی عبادات قبول ہو سکیں۔
2. **نیت کا درست ہونا**: نیت کے بغیر کوئی بھی عبادت، بشمول غسل، مکمل نہیں ہو سکتی۔ غسل کے لیے نیت کی اہمیت ہے، جو دل سے کی جاتی ہے اور جسمانی صفائی کے علاوہ روحانی صفائی کی نیت بھی کی جاتی ہے۔
3. **پانی کا صاف اور پاک ہونا**: غسل کے لیے جو پانی استعمال کیا جائے، وہ پاک اور صاف ہونا ضروری ہے۔ اس میں کوئی بھی ناپاک یا گندہ پانی شامل نہ ہو جو غسل کے مقصد کے خلاف ہو۔
4. **غسل کے دوران بدن کی تمام جگہوں تک پانی کا پہنچنا**: غسل کرتے وقت جسم کے تمام حصوں تک پانی پہنچنا ضروری ہے۔ اگر کسی حصے تک پانی نہ پہنچے تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ خاص طور پر بالوں، ناخنوں، اور جسم کے چھپے حصوں کی صفائی ضروری ہے۔
5. **غسل کرنے کی حالت**: غسل کے دوران بدن کے تمام حصے ناپاکی سے پاک ہو چکے ہوں اور انسان مکمل طور پر جسمانی صفائی کے بعد عبادات میں شریک ہو سکے۔

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

1. **جماع کے بعد**: جب ایک شخص جنسی تعلق قائم کرتا ہے، تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔ جب تک غسل نہ کیا جائے، نماز جیسے اہم عبادات ادا نہیں کی جا سکتیں۔
2. **حیض اور نفاس کے بعد**: خواتین کے لیے حیض)مہینے کا خون آنا(یا نفاس)زچگی کے بعد خون کا اخراج(کے بعد غسل فرض ہوتا ہے۔ اس دوران بھی وہ عبادات اور نماز کے لیے غسل کریں۔
3. **موت کے بعد**: جب کسی مسلمان کا انتقال ہوتا ہے، تو اس کے جسم کا غسل کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ دفن کرنے سے پہلے صاف ہو۔
4. **دیگر حالات**: بعض حالات میں جیسے بے ہوشی یا جب انسان ناپاک حالت میں ہو تو بھی غسل فرض ہو سکتا ہے۔

نتیجہ:

studyvillas.com

تمیم یا غسل اسلام میں ایک اہم عبادت ہے جسے فرض کی حالت میں مخصوص طریقہ کار کے مطابق کیا جانا ضروری ہے۔ اس کے لیے خاص شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے، جیسے پورے جسم کو دھونا، نیت کا ہونا، اور جسمانی صفائی۔ غسل کی فرضیت مسلمانوں کے جسمانی اور روحانی صفائی کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ عبادات میں شریک ہو سکیں اور اللہ کے قریب جا سکیں۔

Q.3

زکوۃ کی تعریف اسلام میں زکوۃ کی حیثیت اور باقاعدہ حکم کے آغاز کے متعلق جامعہ اور تحریر کریں۔

Ans:

زکوۃ کی تعریف:

زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے جو "پاکیزگی "اور "نشوونما " کے معنی دیتا ہے۔ اسلام میں **زکوۃ** ایک مالی عبادت ہے جس کے تحت صاحبِ نصاب مسلمان اپنے مال کا ایک مخصوص حصہ)عام طور پر 2.5 (%غریبوں اور ضرورت مندوں کو دیتے ہیں تاکہ ان کا مال پاک ہو جائے اور اللہ کی رضا حاصل ہو۔ زکوۃ کا مقصد معاشرتی انصاف قائم کرنا، غریبوں کی مدد کرنا اور دولت کی تقسیم میں توازن پیدا کرنا ہے۔

زکوۃ کی حیثیت:

زکوۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے اور اس کی حیثیت بہت اہم ہے۔ یہ صرف ایک مالی عبادت نہیں بلکہ ایک سماجی اور اخلاقی فریضہ بھی ہے جس کا مقصد معاشرتی فلاح، غریبوں کی مدد، اور دولت کی تقسیم میں توازن ہے۔ زکوۃ دینِ اسلام میں ایک فرض عبادت ہے اور اس پر عمل نہ کرنے کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر زکوۃ کی فرضیت اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

studyvillas.com

1. **اسلامی عبادات میں اہمیت**: زکوٰۃ کا حکم اسلامی احکام میں اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ انسان کے مال کو پاک کرنے اور اس میں برکت ڈالنے کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے مال کا ایک حصہ غریبوں اور مستحقین تک پہنچتا ہے، جس سے معاشرتی فلاح و بہبود میں اضافہ ہوتا ہے۔
2. **معاشرتی و اقتصادی فوائد**: زکوٰۃ معاشرتی انصاف کی فراہمی کا ایک طریقہ ہے۔ اس کے ذریعے دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی روک تھام ہوتی ہے اور معاشرے میں غریبوں کو ضرورت کے مطابق امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس سے غربت کا خاتمہ اور معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔
3. **روحانی فوائد**: زکوٰۃ دینے سے انسان کا مال اللہ کی رضا کے لیے صاف ہوتا ہے اور اس میں برکت آتی ہے۔ یہ عمل انسان کے دل میں سخاوت، رحم دلی اور ہمدردی پیدا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انسان اپنی دولت کو اللہ کے راستے میں خرچ کر کے روحانیت میں اضافہ کرتا ہے۔

زکوٰۃ کا باقاعدہ حکم:

زکوٰۃ کی فرضیت کا آغاز قرآن اور حدیث سے ہوا، اور اس کا ذکر قرآن میں متعدد بار آیا ہے۔

1. **قرآن میں زکوٰۃ کا حکم**: قرآن مجید میں زکوٰۃ کو بار بار فرض عبادت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مشہور آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
   - "اور ان لوگوں کے مالوں میں کچھ حصہ ہے جو سوال کرنے والے اور محروم لوگوں کا حق ہے" (الذاریات: 19)
   - اسی طرح سورۃ البقرہ میں فرمایا: "جو لوگ اپنے مالوں میں زکوٰۃ دیتے ہیں..." (البقرہ: 177)

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ایک واجب فریضہ ہے اور ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

2. **حدیث میں زکوٰۃ کا حکم**: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زکوٰۃ کے بارے میں مختلف احادیث میں اس کی فرضیت اور اہمیت پر زور دیا ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
   - "اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے، اور ان میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔" (بخاری)

اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے اہم ارکان میں شامل ہے۔

studyvillas.com

زکوۃ کے باقاعدہ آغاز کا پس منظر:

زکوۃ کی فرضیت کا باقاعدہ آغاز **ہجرت کے دوسرے سال** میں ہوا۔ اس سے پہلے اسلامی معاشرت میں صدقہ دینے کی اجازت تھی، لیکن جب مسلمان ایک مضبوط ریاست کی تشکیل کے قریب پہنچے، تو اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو تمام مسلمانوں پر فرض کر دیا۔

1. **ہجرت کے دوسرے سال**: جب مسلمانوں نے مدینہ میں اپنی ریاست قائم کی تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت زکوۃ کو فرض کر دیا۔ اس کے بعد تمام مسلمانوں پر یہ فرض ہو گیا کہ وہ اپنے مال کا ایک مخصوص حصہ غریبوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کو دیں۔
2. **مدینہ میں زکوۃ کی تنظیم**: زکوۃ کی فرضیت کے بعد مدینہ کی ریاست میں اس کے جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا ایک نظام قائم کیا گیا۔ زکوۃ کے لیے مخصوص حکام مقرر کیے گئے جو اس کو جمع کرتے اور مستحق افراد تک پہنچاتے تھے۔
3. **زکوۃ کی مقدار اور واجب ہونے کی شرائط**: زکوۃ کا وہ مال جو کسی مسلمان پر فرض ہوتا ہے، وہ اُس مال کی مالیت کا 2.5 %ہوتا ہے۔ اس کی فرضیت کے لیے ایک مخصوص نصاب)مقدار مال(کا ہونا ضروری ہے، یعنی جو مسلمان اتنی دولت رکھتا ہو کہ اس پر زکوۃ فرض ہو۔

زکوۃ کی اہمیت:

1. **معاشرتی توازن**: زکوۃ ایک ایسا نظام ہے جو معاشرتی انصاف قائم کرتا ہے اور معاشرتی تفریق کو کم کرتا ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کو روکتا ہے اور غربت کو کم کرتا ہے۔
2. **روحانی صفائی**: زکوۃ دینے سے انسان کے دل میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ مال میں برکت بھی آتی ہے اور اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔
3. **اجتماعی فلاح**: زکوۃ کا نظام اجتماعی فلاح و بہبود کے لیے ہے۔ یہ عمل معاشرے میں غریبی کے خاتمے اور افراد کے درمیان تعاون اور محبت کو فروغ دیتا ہے۔

نتیجہ:

زکوۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے جو فرد کے مالی معاملات کو درست کرنے اور معاشرتی انصاف کو قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، بلکہ یہ معاشرتی فرق کو کم کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسلام میں زکوۃ کا آغاز مدینہ میں ہوا اور اسے قرآن و

studyvillas.com

حدیث میں فرض کیا گیا۔ اس کے ذریعے اسلامی معاشرت میں برکات اور انصاف کی فراہمی ہوتی ہے، اور یہ ایک اہم عبادت ہے جس پر عمل کرنا ہر صاحبِ نصاب مسلمان کا فرض ہے۔

Q.4

حج کرنے کا مکمل طریقہ تحریر کریں۔

Ans:

حج کرنے کا مکمل طریقہ:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اور ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی بھر میں ایک بار فرض ہے۔ حج وہ عبادت ہے جو ہر سال ذوالحجہ کے مہینے میں مکہ مکرمہ میں ادا کی جاتی ہے، اور یہ مسلمانوں کے لیے روحانیت اور اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے۔ حج کے دوران مخصوص عبادات اور رسومات ادا کی جاتی ہیں، جنہیں صحیح طریقے سے ادا کرنا ضروری ہے تاکہ حج قبول ہو۔

حج کا مکمل طریقہ:

حج کا طریقہ مختلف مراحل پر مشتمل ہے جن میں احرام، طواف، رمی جمار (کنکریاں پھینکنا)، قربانی، اور عرفات میں وقوف شامل ہیں۔ ان مراحل کو تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔

1. احرام باندھنا:

حج کی ابتدا **احرام** باندھنے سے ہوتی ہے۔ احرام ایک مخصوص لباس ہے جسے مرد اور خواتین مختلف طریقوں سے پہنتے ہیں۔ احرام باندھنے سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے کہ آپ حج کی عبادت کے لیے جا رہے ہیں۔

studyvillas.com

- **مردوں کے لیے احرام**: مرد احرام میں دو سفید چادریں پہنتے ہیں۔ ایک چادر کو تہبند کی طرح باندھتے ہیں اور دوسری چادر کو شانوں پر ڈالتے ہیں۔
- **عورتوں کے لیے احرام**: خواتین مکمل جسم کو ڈھانپنے والا لباس پہنتی ہیں، لیکن ان کے لیے چہرہ اور ہاتھ کھلے رہ سکتے ہیں۔

احرام کی نیت: احرام باندھنے کے بعد، آپ دل میں نیت کرتے ہیں کہ آپ حج ادا کرنے جا رہے ہیں، اور زبان سے بھی نیت کی جاتی ہے۔

2. میقات سے روانگی:

حج کے لیے مخصوص میقات)مقام(سے روانگی ضروری ہے۔ میقات وہ مقام ہے جہاں سے حج کے لیے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔

- **مکہ مکرمہ جانے سے پہلے**: مکہ جانے سے پہلے مسلمانوں کو اپنے مقام کے نزدیک کسی میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا ہوتا ہے۔
- **میقات کی مختلف جگہیں**: یوں مختلف میقات کے مقامات میں یلملم، ذوالحلیفه، جحفه وغیرہ شامل ہیں۔

3. مکہ مکرمہ پہنچنا اور طواف قدوم کرنا:

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پہلی عبادت **طواف قدوم** یعنی آمد کا طواف کیا جاتا ہے۔ طواف کا مطلب ہے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔

- طواف کرتے وقت مرد اور خواتین دونوں **لبیک اللھم لبیک**)اے اللہ میں تیرا جواب دے رہا ہوں(کہتے ہیں۔
- طواف میں خانہ کعبہ کے گرد چل کر سات چکر لگانے ہوتے ہیں۔

4. طوافِ کعبہ اور نمازِ طواف:

طواف قدوم کے بعد، طوافِ کعبہ یعنی خانہ کعبہ کا سات چکر لگانا ضروری ہوتا ہے۔

- اس کے بعد، طواف کے بعد دو رکعت نفل نماز ادا کرنا ضروری ہے۔
- اگر ممکن ہو تو **مقامِ ابراہیم** کے قریب دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے۔

5. سعی:

سعی وہ عبادت ہے جس میں صفا اور مروہ کے درمیان چلنا ہوتا ہے۔ یہ کام طواف کے بعد کیا جاتا ہے۔

studyillas.com

- صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات بار چلنا فرض ہے۔
- سعی کرتے وقت دعائیں پڑھنا اور اللہ کی رضا کے لیے التجائیں کرنا ضروری ہے۔

6. یوم الترویہ (8 ذوالحجہ):

یوم الترویہ حج کا ابتدائی دن ہوتا ہے جسے 8 ذوالحجہ کو منایا جاتا ہے۔

- اس دن حجاج **منی** جاتے ہیں اور وہاں **موقف** کے مقام پر قیام کرتے ہیں۔
- منی میں رات گزارنے کے بعد اگلے دن **عرفات** کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔

7. یوم عرفہ (9 ذوالحجہ):

9 ذوالحجہ کو **عرفات** میں وقوف کرنا فرض ہے۔

- یہ حج کا سب سے اہم دن ہے۔ اس دن مسلمان میدانِ عرفات میں جمع ہو کر اللہ کے سامنے دعائیں کرتے ہیں۔
- یہاں قیام کرنے کا مقصد اللہ کی رضا کے لیے توبہ کرنا اور دعائیں کرنا ہوتا ہے۔

8. رمی جمار (کنکریاں پھینکنا):

عرفات سے واپسی کے بعد **منی** میں پہنچ کر حجاج رمی جمار کرتے ہیں۔

- رمی جمار کا مطلب ہے کہ تین پتھروں کو ایک مخصوص جگہ پر کنکریاں پھینکنا۔
- یہ عمل 10، 11، اور 12 ذوالحجہ کو کیا جاتا ہے۔

9. قربانی:

قربانی کا عمل 10 ذوالحجہ کو منی میں کیا جاتا ہے۔

- مسلمانوں کو اللہ کی رضا کے لیے ایک جانور قربان کرنا ضروری ہوتا ہے (یہ زیادہ تر اونٹ، گائے، یا بھیڑ ہوتا ہے)۔
- قربانی کا گوشت غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

10. طواف افاضہ:

طواف افاضہ وہ طواف ہے جو حج کے بعد کیا جاتا ہے۔

- یہ طواف خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنا ضروری ہے۔

studyvillas.com

- طواف افاضہ حج کا اہم ترین طواف ہے جو فرض عبادت میں شامل ہوتا ہے۔

11. طواف وداع:

جب حج مکمل ہو جاتا ہے، تو **طواف وداع** کیا جاتا ہے۔

- یہ طواف واپس جانے سے پہلے خانہ کعبہ کے گرد کیا جاتا ہے۔
- طواف وداع کے بعد، حج کی عبادات مکمل ہو جاتی ہیں اور اس کے ذریعے حج کا ایک اہم رکن پورا ہو جاتا ہے۔

نتیجہ:

حج ایک عظیم عبادت ہے جو مسلمان کی روحانیت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ اس کے تمام مراحل اور عبادات ایک مخصوص ترتیب اور طریقے سے ادا کی جاتی ہیں، جنہیں صحیح طریقے سے ادا کرنا ضروری ہے تاکہ حج قبول ہو۔ حج کرنے کا مقصد نہ صرف اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے، بلکہ یہ مسلمانوں کے لیے ایک روحانی اور معاشرتی پیغام ہے جو اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارہ بڑھاتا ہے۔

Q.5

روزے کی فضیلت اہمیت اور اس کے مکروہات قلم بند کریں۔

Ans;

روزے کی فضیلت اور اہمیت:

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے جو رمضان کے مہینے میں فرض کیا گیا ہے۔ روزہ انسان کی روحانی ترقی، صبر، شکر اور تقویٰ کے جذبات کو اجاگر کرتا ہے۔ اس کا مقصد انسان کو اللہ کے قریب لانا، اس کی رضا حاصل کرنا اور نفس کی خواہشات کو

studyvillas.com

قابو کرنا ہے۔ روزہ مسلمانوں کے لیے ایک اہم عبادت ہے جس میں نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی اور روحانی صفائی بھی شامل ہے۔

روزے کی فضیلت:

1. **اللہ کی رضا کا ذریعہ**: روزہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:
    - "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔" (بخاری) اس سے روزے کی خصوصی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ یہ عبادت براہِ راست اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔
2. **جنت میں بلند درجات**: روزہ دار کو جنت میں ایک خاص دروازے سے داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
    - "جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام **ریان** ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔" (بخاری) یہ حدیث روزے کی اہمیت اور اس کے بدلے کی عظمت کو واضح کرتی ہے۔
3. **صبر کی تربیت**: روزہ انسان میں صبر کی قوت پیدا کرتا ہے۔ انسان روزہ رکھتے ہوئے کھانے پینے کی خواہشات کو کنٹرول کرتا ہے، جو کہ صبر کی ایک بہترین مشق ہے۔
4. **روحانی صفائی**: روزہ جسم کی صفائی کے ساتھ ساتھ دل اور روح کی صفائی کا بھی ذریعہ ہے۔ اس دوران انسان اپنی غلطیوں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔
5. **عذاب سے نجات**: روزہ انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے اور اسے عذابِ نار سے نجات دیتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
    - "رمضان میں روزہ رکھنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" (بخاری)
6. **معاشرتی فوائد**: روزہ معاشرتی یکجہتی، ہمدردی اور غریبوں کی حالت کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان کو ان لوگوں کا احساس ہوتا ہے جو ہر وقت بھوکے اور محتاج ہوتے ہیں، اور وہ ان کی مدد کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

روزے کے مکروہات:

studyvillas.com

روزہ رکھنے کے دوران کچھ ایسی چیزیں ہیں جن سے پرہیز کرنا ضروری ہے کیونکہ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا اس کی فضیلت میں کمی آتی ہے۔ ان کو مکروہات کہتے ہیں۔

روزے کے مکروہات:

1. **جھوٹ بولنا**: روزے میں جھوٹ بولنا نہ صرف روزے کے اثرات کو کم کرتا ہے بلکہ اس سے انسان کی اخلاق حالت بھی خراب ہوتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
   - "جو شخص رمضان میں جھوٹ بولے اور بد کردار ہو، تو اللہ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔" (بخاری)
2. **گناہ کرنا**: روزے کے دوران گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں گناہ کرتا ہے تو اس کا روزہ ضائع نہیں ہوتا لیکن اس کی روحانیت متاثر ہوتی ہے۔ گناہ کرنے سے روزے کی برکت کم ہو جاتی ہے۔
3. **غصہ آنا**: روزہ رکھنے والے شخص کا غصہ اس کے روزے کو کمزور کر دیتا ہے۔ جب انسان غصہ کرتا ہے تو اس کا روزہ درست طریقے سے ادا نہیں ہو پاتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
   - "اگر کسی شخص کو روزے کے دوران غصہ آ جائے تو وہ کہے: میں روزہ دار ہوں۔" (بخاری)
4. **چشمے اور سگرٹ پینا**: روزے کے دوران پینے اور کھانے کی کوئی بھی چیز انسان کے پیٹ میں نہیں جانی چاہیے۔ اگر روزہ دار کسی بھی طرح کی چیز پیتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس میں پانی پینا، سگریٹ پینا، یا کوئی بھی مائع شامل ہے۔
5. **غیبت کرنا**: غیبت یعنی دوسروں کی برائی کرنا روزے کے اثرات کو کم کرتا ہے۔ یہ عمل انسان کو روحانی طور پر بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
   - "روزے کا مقصد صرف کھانا پینا چھوڑنا نہیں ہے، بلکہ غیبت اور جھوٹ سے بھی بچنا ہے۔"
6. **جنسی تعلقات بنانا**: روزے کی حالت میں جنسی تعلقات بنانا روزے کو ٹوٹنے کا سبب بنتا ہے۔ اس سے روزہ خراب ہو جاتا ہے اور اس پر کفارہ لازم آتا ہے۔
7. **دل میں بد نیتی یا بغض رکھنا**: اگر کسی کے دل میں بد نیتی، بغض یا دشمنی ہو تو یہ روزے کے مقصد کو متاثر کرتا ہے۔ روزہ صرف جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی پاکیزگی کا عمل ہے، اور دل کی صفائی ضروری ہے۔

studyvillas.com

8. **زیادہ کھانا یا پیانا**: اگر روزہ دار افطاری کے وقت ضرورت سے زیادہ کھا لیتا ہے یا پیتا ہے تو اس کا روزہ مکمل تو ہوتا ہے لیکن اس کی روحانیت اور عبادت کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔

نتیجہ:

روزہ ایک عظیم عبادت ہے جو انسان کی روحانیت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ اس کی فضیلت، اہمیت اور فوائد بے شمار ہیں، اور اس سے انسان کو اللہ کے قریب جانے کا موقع ملتا ہے۔ روزے کی حالت میں مخصوص مکروہات سے بچنا ضروری ہے تاکہ اس عبادت کی سچائی اور فضیلت کو مکمل طور پر حاصل کیا جا سکے۔ روزہ انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے، اور اس سے معاشرتی ہمدردی اور بھائی چارہ بھی فروغ پاتا ہے۔

studyvillas.com